Maulana Sanaullah Amratsar's Services In Denial Of Christianity And Arya Samaj

تردید نصرانیت و آریہ سماج میں مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تصنیفی خدمات

Azeem Sarwar
M.Phil. Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Dr. Muhammad Saad Siddiqui
Director/Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: Allah Almighty had endowed Maulana Sanaullah Amratsari with expertise and vast knowledge of other religions. He was a real theologian. He wrote valuable works on anti-Christianity. At the same time, he wrote brilliant books refuting Ariya Samajia. Their argument is strong and they are not prejudiced in denying religions. They are truthful but avoid slander. His primary principle is to respect the sacred figures of other religions. He left a huge written capital. His books are a beacon for scholars. He also had discussions with Christian clergy and Hindu Pandits, which are preserved in writing. Today's scholarly world can derive theological principles from his books. In this research paper, an introduction of his all books on Christianity and Ariya samajia has been given.

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مولانا ثناءاللہ امرتسری کو خدمتِ دین کے لیے مامور فرمایا تھا۔ اس لیے تعلیم و تدریس سے فراغت پا کر آپ اس فرض کی انجام دہی میں مصروف ہو گئے۔ چند روز مدارس مختلفہ میں معلمی بھی کی۔ مگر اس سے وہ مقصد پورا نہ ہو سکتا تھا جس کے لیے خالقِ اکبر نے آپ کو دنیا میں بھیجا تھا۔ لہذا آپ نے تمام مشاغل سے منہ موڑ کر صرف

اشاعت و تبلیغ اسلام اور خدمت دین و ملت کا بیڑا اٹھایا، اور 1900ء کے لگ بھگ آپ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔

طرزِ تحریر

انداز تکلم کی طرح آپ کا طرز تحریر بھی بہت شیریں، نرم، جاذب، دلچسپ اور مؤثر تھا۔ کیا مجال کہ کوئی لفظ پایہ ثقہت سے گر جائے۔ اعدائے بدباطن کی ناپاک کتابوں کے جواب ایسی حلاوت، لینت اور خلق و تہذیب سے لکھے کہ مخالف بھی عش عش کر اٹھے۔ چنانچہ "رنگیلا رسول" ایسی دلآزار کتاب کا جواب "مقدس رسول ﷺ" کے نام سے تحریر فرمایا اور اس انداز میں کہ دشمن بھی داد دینے پر مجبور ہوگئے۔ اسی طرح پنڈت دیانند کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب کا جواب "حق پرکاش" کے نام سے لکھا اور اسلام کے روایتی اخلاق کو اجاگر کرکے ثابت کر دیا کہ دینِ محمد ﷺ زہر کا جواب شہد سے دیتا ہے اور بد خلقی کا جواب حسن خلق سے پیش کرتا ہے۔

تردید عیسائیت

حضرت مولانا کی دوسری قسم کی تصنیفات کا موضوع تردید عیسائیت ہے۔ آپ کے دور میں عیسائی مشنری اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور قریہ قریہ گھوم پھر کر ان پڑھ اور دین سے بے بہرہ، انگریزی خاں طبقے کو بہلا پھسلا رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا مرحوم تقریری کے علاوہ تحریری میدان میں اترے اور آپ نے عیسائیت کا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور عیسائیت کو چاروں شانے چت گرا دیا۔ اس سلسلے میں آپ کی مندرجہ ذیل کتب سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

تقابل ثلاثہ [1]

یہ کتاب دو مرتبہ طبع ہوئی۔ یہ شہرۂ آفاق کتاب 150 صفحات پر مشتمل ہے یہ پادری ٹھاکر وت کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کے جواب میں سے ہے۔ اس میں نہایت خوبصورت پیرایہ میں انجیل اور تورات پر قرآن مجید کی برتری ثابت کی گئی ہے۔

توحید، تثلیث اور راہ نجات

اس مختصر اور مدلل رسالے کا موضوع ظاہر ہے، اس رسالے میں توحید کا صحیح تصور اور حقیقی راہِ نجات یعنی اتباع اسوۂ رسولؐ پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ عیسائیت کی بیان کردہ راہ نجات ناقابلِ عمل ہے۔

جوابات نصاریٰ[2]

یہ شاندار رسالہ اب تک تین مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں عیسائیوں کی تین مایہ ناز کتابوں "حقائق قرآن"، "اثبات تثلیث" اور "میں کیوں مسیح ہوا؟" کا دندان شکن جواب ہے۔

مناظرہ الہ آباد

یہ وہ تحریری مناظرہ ہے جو آپ نے عیسائیوں کے امام المناظرین یعنی پادری عبد الحق سے کیا۔ اس کا موضوع توحید و تثلیث ہے۔ اس مناظرے نے عیسائی محلات کی بنیادیں ہلا دیں۔

اسلام اور مسیحیت[3]

یہ مستند و مفصل کتاب چار مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ یہ کتاب قصرِ عیسائیت پر ایٹم بم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ کتاب مذکور میں حضرت مولانا نے عیسائیوں کی تین کتابوں "توضیح البیان فی اصول القرآن" (اس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام عالمگیر دین نہیں ہے)، "مسیحیت کی عالمگیری"، "دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت؟" پر تبصرہ فرمایا ہے۔ مگر اس میں آپ نے اسلام اور قرآن مجید سے اس حسن و کمال سے دفاع فرمایا ہے کہ شاید و باید۔

تفسیر سورۂ یوسف اور تحریفات بائیبل

آپ نے اس کتاب میں بائبل کے مختلف ایڈیشنوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ پادریوں نے ہر زمانے میں بائبل میں تحریف کی ہے۔

تردید آریہ

آریہ سماج ہندوؤں کی ایک متشدد مذہبی تنظیم ہے۔ اس کا بانی سوامی دیانند ہے۔ اس نے اسلام اور قرآن پر بڑے زہریلے اعتراضات کیے۔

مولاناؒ نے جہاں آریہ سے تقریری جہاد کیا وہاں ان سے تحریری جہاد بھی فرمایا۔ آپ نے آریہ کے خلاف تقریباً 32 رسائل و کتب لکھیں۔ جن کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

حق پرکاش[4]

یہ کتاب اردو، عربی وغیرہ میں اب تک دس بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کا جواب ہے، اس میں ستیارتھ کے قرآن مجید پر 159 اعتراضات کے ناقابلِ تردید جواب دیئے ہیں۔ مولانا کے علاوہ دنیا بھر سے اس کا کسی نے جواب نہ دیا۔ کیونکہ پھر جواب کی کسی نے ضرورت ہی محسوس نہ کی۔

کتاب الرحمن

مولانا نے یہ کتاب آریہ سماج کے ایک منہ پھٹ پنڈت دھرم بھکشو کی کتاب "کتاب اللہ 'وید ہے یا قرآن؟" کے جواب میں لکھی۔ "کتاب الرحمن" کے بارے میں مولانا سید ندوی رقمطراز ہیں: "مولانا ثناء اللہ امر تسری کی کتاب "کتاب الرحمن" مناظرانہ رنگ میں دلآویز ہے۔"

تُرکِ اسلام[5]

یہ گرانقدر کتاب چھ مرتبہ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ یہ نو آریہ دھرم پال کے رسالہ "ترکِ اسلام" کے جواب میں ہے۔ دھرم پال نے اپنی کتاب میں اسلام پر 116 اعتراضات کئے۔ مولانا نے ان سب اعتراضات کا "ترکِ اسلام" (اسلام کا سپاہی) کے نام سے جواب شائع کیا جس سے ہندوستان میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور دھرم پال جو مرتد ہو چکا تھا دوبارہ حلقہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حدوث وید

آریہ کہتے ہیں کہ الہامی کتاب کے لیے قدیم ہونا شرط ہے۔ چونکہ قرآن قدیم نہیں۔ لہٰذا الہامی کتاب نہیں۔ مولانا نے اس کتاب میں "وید" کی اندرونی شہادتوں سے اس اصول کو توڑا اور اس دعویٰ کی خوب تردید فرمائی۔

مباحثہ دیوریا

یہ آپؒ کا مطبوعہ مناظرہ ہے۔ یہ مناظرہ تحریری ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخی تھا۔ موضوع مناظرہ "وید اور قرآن میں سچا کون ہے؟" اس مناظرہ پر پانچ پانچ پرچے لکھے گئے۔ اس مناظرہ میں مولانا حافظ عبد اللہ غازی پوری، مولانا عبد الحق حقانی، مولانا عبد العزیز رحیم آبادی، مولانا شاہ عین الحق پھلواری جیسے علماء تشریف فرما تھے۔ اس مناظرہ نے آریہ سماج کی کمر توڑ دی۔

شادی اور بیوگان نیوگ (حصولِ اولاد کی ہندوانہ رسم)

یہ رسالہ چار مرتبہ طبع ہوا۔ اس رسالہ میں آریہ کی شادی بیاہ کی بیہودہ رسومات پر بحث کی گئی ہے۔

حدوث دنیا

یہ رسالہ تین مرتبہ چھپا۔ آریہ کا نظریہ ہے کہ دنیا حادث نہیں قدیم ہے۔ یہ ایک غلط نظریہ ہے۔ جس پر ان کے اور غلط نظریات مثلاً نظریہ ت ناسخ اور وید الہامی کتاب ہے وغیرہ کا انحصار ہے۔ آپ نے لالہ وزیر چند سے اس موضوع پر مناظرہ کیا۔ جو کتاب مذکور کے نام سے چھپا۔

الہام[6]

یہ رسالہ دو مرتبہ طبع ہوا۔ آریہ کا خیال ہے کہ مسلمان الہام کے مفہوم سے یکسر نا آشنا ہیں۔ اس رسالہ میں ان کی اس غلط فہمی کا بڑی خوبی سے ازالہ کیا گیا ہے۔

الرکوب فی السفینہ فی مباحثۃ النگینہ

نگینہ (بجنور) میں آریوں کا بڑا زور تھا۔ آخر ایک دفعہ مسلمانوں کا آریوں سے مناظرہ ٹھن گیا۔ مولانا امرتسری کے مقابلے میں ماسٹر آتمارام، پنڈت کرپارام اور لالہ وزیر چند ایڈیٹر "آریہ مسافر" لائے گئے۔ اس مناظرہ میں مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا احمد حسن امروہ جیسے بزرگ بھی تشریف فرما تھے۔ تینوں مناظر شکست کھا گئے اور حق کو فتح نصیب ہوئی۔ اس مناظرہ کا مفصل ذکر "مباحثات و مناظرات" میں آرہا ہے۔ اس میں متعدد ہندو اور مرتد مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ کتاب مذکور کو 192 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اس مناظرہ کی جملہ تفصیلات درج ہیں۔

سوامی دیانند کا علم و عقل[7]

یہ رسالہ دو مرتبہ چھپا ہے۔ اس کتاب میں "ستیارتھ پرکاش" کے مصنف کے علم و عقل کا اسی کی کتاب کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

نماز اربعہ

یہ کتابچہ تین مرتبہ طبع ہوا ہے۔ اس میں آریہ کے علاوہ دیگر مذاہب کی نمازوں کا اسلامی نماز سے مقابلہ پیش کیا گیا ہے۔

تغلیب اسلام[8]

چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ مہاشہ دھرمپال کی زہرفشاں کتاب "تہذیب الاسلام" کے جواب میں لکھی۔ اس میں اس وریدہ دہن کے اسلام پر 68 اعتراضات کا رد کیا۔ پھر اس کا جواب لکھنے کی اسے تازیست جرأت نہ ہوئی۔

القرآن العظیم

یہ مختصر رسالہ بھی دوبارہ طبع ہوا۔ یہ دراصل ایک مقالہ تھا جو مولانا نے آریہ سماج کے ایک جلسے میں پڑھنے کے لیے لکھا تھا۔ اس میں یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے۔

مرقع دیانندی

مولانا نے 88 صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کے نظریات کی تردید خود اس کی مقرر کردہ اصولوں سے کی۔

رجم الشیاطین بجواب اساطیر الاولین

یہ رسالہ دھرم پال کے رسالہ "اساطیر الاولین" کے جواب میں لکھا ہے۔ بہت اچھا رسالہ ہے۔

تبر اسلام[9]

یہ کتاب دو مرتبہ چھپی۔ یہ دھرمپال کی نہایت زہریلی کتاب "نخل اسلام" کے جواب میں شائع کی۔ اور خلافِ اسلام اعتراضات کا نہایت تسلی بخش جواب دیا۔ دھرمپال اس کا جواب نہ دے سکا، اور اسلام میں داخل ہو گیا۔ "تبر

اسلام" دوسری مرتبہ 1911ء میں چھپی اور اسی سَن قبول اسلام کے بعد اس نے اپنی تمام تصنیفات ترک اسلام، تہذیب اسلام، اساطیر الاولین اور نخل اسلام وغیرہ نذر آتش کر دیں۔ "تبر اسلام" پر اخبارات نے بڑے شاندار تبصرے شائع کئے۔

بحث تناسخ

یہ کتاب پانچ مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی یہ ایک تحریری مناظرے پر مشتمل ہے جو مولانا مرحوم کا مشہور آریہ مناظر ماسٹر آتمارام سے ہوا جس میں مولانا کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

ثمرات تناسخ[10]

اس رسالے میں تناسخ کی حقیقت اور اس کے نتائج وعواقب پر بڑی خوبصورتی سے بحث کی گئی ہے اور اس میں مولانا نے ویدک دھرم کے ناز کو خاک میں ملا دیا۔

قرآن اور دیگر کتب

اس مختصر مگر جامع رسالہ میں آپ نے وید اور انجیل وغیرہ پر قرآن کریم کی بزرگی وبرتری ثابت کی ہے۔اس موضوع پر بڑا اچھا رسالہ ہے۔

جہاد وید[11]

آریہ جہاد کے حق میں نہیں ہیں۔وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔مولاناؒ نے اس کتابچہ میں وید سے جہاد کا ثبوت دیا ہے۔

مباحثہ جبل پور

اس میں اس مباحثہ کی پوری تفصیل ہے جو مولانا کا آریہ سماج کے ساتھ ہوا۔ اس میں مولانا نے توحید فی الصفات، اسلام عالم گیر دین ہے وغیرہ موضوعات پر بڑے کمال سے روشنی ڈالی۔ آپ نے آریہ سماج کی زبانیں بند کر دیں۔ مہاشہ بیر جی، پنڈت لکشمی وت اور پادری ہنسلی جامد وساکت ہو کر رہ گئے۔

فتح اسلام یعنی مناظرہ خورجہ

اس مناظرہ کا "مباحثات و مناظرات" کے باب میں ذکر آرہا ہے۔ مولانا کا یہ مناظر یہ آریہ رہنماؤں شانتی سروپ اور رام چندر سے 1917ء میں مدرسہ قاسم العلوم خورجہ (بلند شہر) میں ہوا۔ اس مناظرہ میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا مرتضیٰ حسن مراد آبادی بھی تشریف فرماتھے۔ یہ مناظرہ تحریری تھا جو مذہب حق کی تحقیق پر تھا۔ اس میں اسلام کی نمایاں فتح ہوئی۔ مولانا انور شاہؒ نے فرمایا: "ہم بحیثیت پنچ ہونے فتح اسلام کی ڈگری دیتے ہیں۔"

محمدؐ رِشی

اس گرانقدر رسالہ میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ثبوت توراۃ، انجیل اور وید سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ دو مرتبہ چھپا۔

الہامی کتاب

یہ کتاب چار مرتبہ طبع ہوئی اس میں آپ کے اس مناظرے کی پوری اور مکمل روئیداد ہے جو آپ نے "ستیارتھ پرکاش" کے مترجم ماسٹر آتمارام سے کیا تھا موضوع تھا "الہامی کتاب 'وید ہے یا قرآن؟" مولانا نے حریف کے تمام دلائل توڑ کر نا قابلِ تردید دلائل سے قرآن مجید کا الہامی ہونا ثابت کیا ہے۔ موضوع پر بہترین کتاب ہے۔

مقدس رسولؐ[12]

یہ کتاب لاجواب آٹھ مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ 1924ء میں ایک گمنام آریہ نے "رنگیلا رسول" کے نام سے انتہائی زہریلی کتاب لکھی جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر بڑے دقیق حملے کیے۔ حضرت مولانا مرحوم نے "مقدس رسول" کے نام اس کا مستند اور شاندار جواب لکھا۔ اس سے مسلمانوں کو قلبی سکون نصیب ہوا۔ مفتی کفایت اللہ صاحب نے لکھا: "مولانا ثناء اللہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں پر احسانِ عظیم کیا ہے۔"

اخبار وکیل امر تسر نے 6 ستمبر 1924ء کی اشاعت میں لکھا: "جس قدر رنگیلا رسول، اشتعال انگیز، فحش اور دائرہ تہذیب سے باہر ہے۔ اسی قدر "مقدس رسولؐ" انتہائی تحمل، متانت اور شائستگی کو لیے ہوئے ہے۔"

اخبار زمیندار نے 22 جنوری 1925ء کی اشاعت میں لکھا: "مولانا ثناء اللہ نے گندگی کا پاکیزگی سے، اندھیرے کا اُجالے سے اور بدتمیزی کا سنجیدگی اور متانت سے جواب دیا ہے۔"

خیال رہے کہ پورے عالم اسلام سے اس کتاب کا جواب صرف مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا اور یہ جواب اس قدر شافی تھا کہ اس کے بعد "رنگیلا رسول" کا جواب لکھنے کی کسی عالم نے ضرورت ہی محسوس نہ کی، اور نہ آریوں کی طرف سے "مقدس رسولؐ" کا جواب چھپا۔ مولانا امرتسریؒ فرمایا کرتے تھے: "مجھے یقین ہے کہ خدا "مقدس رسولؐ" اور "اسلام اور مسیحیت" کی وجہ سے مجھے نجات عطا فرمادے گا۔ پہلی کتاب میں میں نے بتوفیقہ تعالیٰ ذات رسالتمآب ﷺ سے دفاع کیا ہے اور دوسری کتاب میں اسلام اور قرآن مجید سے مدافعت کی ہے۔

ثنائی پاکٹ بک [13]

یہ بڑی مفدی اور معلوماتی کتاب ہے۔ اس میں جہاں مختلف مذاہب کا تعارف کرایا گیا وہاں آریہ سماج کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

نکاح آریہ

آپ نے اس میں نکاح آریہ اور اس میں موجودہ قباحتوں کی نشاندہی کی ہے اور ساتھ ہی اصلاحات اور اسلامی نکاح اور اس کے فوائد بتائے ہیں۔

اصول آریہ

یہ رسالہ دو مرتبہ چھپا۔ اس میں مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کے حدوث پر عقلی دلائل سے شاندار بحث کی گئی ہے۔

ہندوستان کے دو ریفارمر

اس رسالہ میں ہندوستان کے دو مدعیانِ اصلاح ریفارمر یعنی سوامی دیانند سرسوتی (قائد آریہ سماج) اور مرزا غلام احمد قادیانی (قائد امت مرزائیہ) کی لچر بیانیوں کے نمونے دکھائے گئے ہیں اور بتایا ہے جو قائد بذاتِ خود اخلاق و شائستگی سے عاری ہوں وہ دوسروں کی اصلاح کیوں کر کرسکتے ہیں۔

تحریف آریہ[14]

اس کتابچہ میں بتایا ہے کہ سوامی دیانند کی وفات کے بعد آریہ سماج نے کس طرح "ستیارتھ پرکاش" میں من مانی تبدیلیاں کرڈالیں۔ آپ نے تحریف کے جیتے جاگتے نمونے پیش کئے ہیں۔

تعلیم الاسلام

اس میں دھرم پال کے گمراہ کن مضمون کا جواب ہے۔

مجموعہ رسائل بوید و قرآن

ان رسائل میں وید اور قرآن کا تقابل کرکے قرآن کی وید پر اور اسلام کی آریہ سماج پر برتری ثابت کی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، تقابل ثلاثہ، نعمانی کتب خانہ، لاہور، س۔ن۔

[2] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، توحید تثلیث اور راہِ نجات، مطبع وزیر پریس امرتسر، 1914ء۔

[3] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، اسلام اور مسیحیت، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ، 1983ء۔

[4] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، حق پرکاش، نعمانی کتب خانہ، لاہور، جنوری 2001ء۔

[5] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، تُرک اسلام، مطبع برقی پرنٹنگ پریس، امرتسر، س۔ن۔

[6] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، الہام، مطبع اہلحدیث، امرتسر، 1904ء۔

[7] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، سوامی دیانند کا علم وعقل، روزبازار پریس ہال امرتسر، طبع سوم 1923ء۔

[8] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، تغلیب الاسلام، مطبع اہلحدیث، امرتسر، فروری 1905ء۔

[9] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، تبراسلام، مطبع برقی پریس، امرتسر، 1911ء۔

[10] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، ثمراتِ تناسخ، مطبع اہلحدیث، امرتسر، 1910ء۔

[11] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، جہادِ وید، آفتاب برقی پریس، امرتسر، طبع ثانی 1924ء۔

[12] ۔ ثناء اللہ امرتسری، مولانا، مقدس رسول ﷺ، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، س۔ن۔

[13] ۔ ثناء اللہ امر تسری، مولانا، ثنائی پاکٹ بک، مکتبہ عزیزیہ چوک دالگراں، لاہور، س۔ن۔

[14] ۔ ثناء اللہ امر تسری، مولانا، تحریفِ آریہ، ثنائی برقی پریس، ہال بازار، امر تسر، 1943ء۔